© rasailojaraid.com

جناب پروفیسر ساجد میر ایم اے

فقہ الحدیث

(۱۲)

سُنن وضو

قرآن مجید میں وضو کا جو مجمل حکم ہے اس کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے۔ ان میں سے بعض احادیث میں تو انہی اعضا کے دھونے کا طریقہ مندرج ہے جن کا ذکر قرآن پاک نے کیا اور بعض میں وضو کے متعلق کچھ دیگر احکام مذکور ہیں۔ سطور ذیل میں انہی احکام کا بیان ہے، جو وضو کی سنت کے مطابق تکمیل میں معاون ہیں۔ مکمل ومسنون وضو وہی ہو گا جس میں قرآن اور حدیث دونوں کے اندر بیان شدہ احکام وتفصیلات کا خیال رکھا جائے۔ اس لحاظ سے وضو کے "ارکان" اور "سنن" کی تقسیم کی اہمیت عملی نہیں بلکہ زیادہ تر نظریاتی ہے۔

ا۔ تسمیہ

وضو شروع کرتے ہوئے تسمیہ یعنی بسملہ (بسم اللہ یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا چاہیئے۔ امام شوکانی نے تو اسے واجب بھی قرار دیا ہے۔[1] فقہ السنۃ[2] میں ہے:

ورد فی التسمية للوضوء احاديث ضعيفة لكن مجموعها يزيدها قوة تدل على ان لها اصلا

---

[1] الدرر البهية

[2] ۱/۲۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وضو کے لیے بسملہ پڑھنے کے بارے میں کئی ضعیف احادیث مروی ہیں مگر وہ سب مل کر اس حکم کو قوت بنا دیتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بسملہ کا حکم بے بنیاد نہیں۔

ان میں سے ایک حدیث کے الفاظ ہیں

لا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ، ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ[1]

جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو بسملہ کے بغیر وضو کرے اس کا وضو نہیں ہوتا۔

نواب صدیق حسنؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دینے سے انکار کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے[2]

علاوہ ازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمومی طور پر بھی فرمایا ہے[3]:

کل امر ذی بال لم یبدأ باسم اللہ فھو ابتر

ہر وہ اہم کام جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے بے برکت رہتا ہے۔

۲۔ مسواک

وضو کے ساتھ مسواک یا کسی برش وغیرہ سے دانتوں کی صفائی بھی مسنون و مستحسن ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[4]:

لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل وضوء

اگر مجھے اپنی امت پر بوجھ کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

اگر مسواک وغیرہ میسر نہ ہو تو انگلی سے رگڑ کر ہی دانت صاف کر لینے چاہییں۔ جیسے حضرت علیؓ

---

[1] ابوداؤد۔ احمد

[2] الروضۃ الندیہ ص[illegible]

[3] مشکوٰۃ

[4] موطا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھایا تو:۔

ادخل بعض اصابعہ فی فیہ واستنشق

کچھ انگلیاں منہ میں ڈال کر (پھیریں) اور کلی کی[1]

ایک[2] حدیث میں ہے:۔

تفضل الصلوٰۃ التی یستاک لہا علی الصلوٰۃ التی لا یستاک لہا سبعین ضعفا[3]

مسواک کرنے کے بعد جو نماز ادا کی جائے وہ بغیر مسواک والی نماز سے ۷۰ گنا زیادہ افضل ہے۔

۳۔ ہاتھ دھونا

کہنیوں تک بازو دھونے کا حکم تو قرآن مجید کے حوالے سے پہلے مذکور ہو چکا۔ اس کے علاوہ مسنون یہ ہے کہ وضو شروع کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوئے جائیں۔ اوس ثقفی بیان کرتے ہیں:۔

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا فاستوکف ثلاثا[4]

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپؐ نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے

۴۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا توضات فمضمض[5] — جب تم وضو کرو تو کلی بھی کرو

---

[1] اسانید لا معلومۃ عند ابن حجر (التلخیص الجبیر)

[2] بیہقی، مشکوٰۃ عن عائشۃ

[3] نسائی

[4] ابو داؤد عن لقیط بن صبرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی طرح فرمایا:۔

اذا توضا احدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لیستنثر [1]

جب کوئی شخص وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اور اسے جھاڑ کر صاف کرے۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالنے کے سلسلہ میں مسنون یہ ہے کہ پانی دائیں ہاتھ سے ڈالا جائے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑ کر صاف کیا جائے۔ حضرت علیؓ نے نبویؐ طریق پر وضو کر کے دکھایا تو انہوں نے:۔

نثر بیدہ الیسریٰ — بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی [2]

احادیث کی روشنی میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا افضل طریقہ امام احمدؒ و شافعیؒ کے نزدیک "وصل" ہے یعنی دونوں ایک چلّو سے یکے بعد دیگرے کرنا [3]۔ ابن عباس کہتے ہیں:۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔

اخذ غرفۃ من ماء فتمضمض واستنشق

پانی کا ایک چلو لیا اور اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا [4]۔

اسی طرح عبد اللہ زید کہتے ہیں [5]

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمضمض واستنشق من کف واحد، فعل ذلک ثلاث مرات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اس عمل کو اسی طرح تین مرتبہ دہرایا۔

---

[1] متفق علیہ عن ابی ہریرۃ —

[2] احمد، نسائی

[3] مرعاۃ ۱:۲۷۰

[4] بخاری

[5] متفق علیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صفائی کے تقاضوں کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وضو اچھی طرح کیا جائے۔ تیقظ کو تاکید کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا ہے[1]

اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما

وضو پوری طرح کرو۔ انگلیوں کے درمیانی حصوں کا خلال کرو اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم روزے سے ہو۔

۵۔ ڈاڑھی اور وضو

ڈاڑھی کا کچھ حصہ چہرے کے ساتھ ملحق اور کچھ لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ مؤخر الذکر کو مسترسل کہا جاتا ہے۔ اس حصے کو جہاں تک ممکن ہو چہرے کے ساتھ دھونا افضل ہے۔ صاحب منتقی (متن نیل الاوطار) نے ایک حدیث[2] کے الفاظ:۔

خرت خطایا وجہہ من اطراف لحیتہ مع الماء

(وضو کرنے والا منہ دھوتا ہے تو اس کی خطائیں اس کی ڈاڑھی کے اطراف سے ہو کر نکل جاتی ہیں۔)

سے استدلال کرتے ہوئے ڈاڑھی کے اطراف کو چہرے کے ساتھ دھونے کی ترغیب دلائی ہے اور امام شافعی نے تو ایک روایت کے مطابق اسے واجب بھی قرار دیا ہے[3] ڈاڑھی کے اندرونی (چہرے سے ملحق) حصے اور اس کے نیچے چہرے کی جلد تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہے[4] (یہ حکم وضو کے سلسلہ میں ہے۔ غسل مفروض میں جلد تک پانی پہنچانا چاہیے۔) اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن عباس کے بیان کے مطابق[5] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران

---

[1] رواہ الخمسہ

[2] مسلم عن عمرو بن عبسہ

[3] نیل الاوطار

[4] نیل۔ باب ایصال الماء الی باطن اللحیۃ الکثۃ لا یجب

[5] صحیح بخاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چہرہ دھونے کے لیے :۔

اخذ غرفۃ من ماء فجعل بھا ھکذا اضافھا الی یدہ الاخری فغسل بھا وجھہ

پانی کا ایک چلو لیا۔ پھر اس چلو والے ہاتھ کے ساتھ دوسرا ہاتھ ملایا اور چہرہ مبارک دھویا۔

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں : [1]

ان الغرفۃ الواحدۃ و ان عظمت لا تکفی غسل باطن اللحیۃ الکثۃ مع غسل جمیع الوجہ

ایک چلو خواہ وہ کتنا بڑا ہو۔ گھنی ڈاڑھی کے اندرونی حصے اور پورے چہرے کے دھونے کے لیے کفایت نہیں کر سکتا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھی کے اطراف (باہر والے حصوں) کو تو چہرے کے ساتھ دھو لیا مگر اندرونی حصوں اور ڈاڑھی کے نیچے کی جلد تک پانی پہنچانا ضروری نہیں سمجھا۔ اس کی بجائے آپ ڈاڑھی کا خلال کر لیا کرتے۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں :۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ [2]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

حضرت انس اس کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضا اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ وقال ھکذا امرنی ربی عز وجل [3]

---

[1] نیل الاوطار ۱: ۱۶۵

[2] ترمذی

[3] ابوداؤد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لے کر اسے اپنے تالو کے نیچے (گلے کی طرف سے ڈاڑھی کے اندرونی حصے میں) داخل کرتے اور خلال فرما کر کہتے میرے عظیم الشان پروردگار نے مجھے اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

ڈاڑھی کا خلال چونکہ وضو کی اکثر صحیح احادیث میں مذکور نہیں اس لیے ائمہ ثلاثہ اسے واجب نہیں صرف مسنون کہتے ہیں۔ جب کہ امام احمد مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ "میرے رب نے مجھے اسی طرح حکم دیا ہے" کے پیش نظر اسے واجب قرار دیتے ہیں۔

ضروری تصحیح

گزشتہ شمارہ (مارچ) میں صفحہ ۸ کے بعد ۱۰ سے ، اس کے بعد صفحہ ۹ سے پڑھیں اور باقی ص۶۱ پر ملاحظہ کریں

(ناظم ادارہ)

پاکستانی حجاج کے لیے خوشخبری

آپ کی خدمت اور بہتر نگہداشت کیلئے

معلم

معتوق سلطان اور ان کے بھائی

مسجد حرام کے پڑوس میں محلہ مسفلہ مکہ مکہ میں آپ کے لیے چشم براہ ہیں۔

ان کا پتہ یاد رکھیے: معلم معتوق سلطان واخوانہ محلہ مسفلہ بجوار الحرم الشریف

شائع کردہ: محمد عمر مکہ مکرمہ

© rasailojaraid.com